جب قانون نفاذ سے سوالات کا سامنا کرتے ہو تو کیا کریں

جب قانون نافذ کرنے والے اداروں سے سوالات کا سامنا ہو تو اپنے حقوق جانیں۔

قانون نافذ کرنے والے افسران کس طرح کے مجھ سے سوال کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں؟

قانون نافذ کرنے والے متعدد افسروں سے آپ سے پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے، بشمول ریاستی یا مقامی پولیس افسران، جوائنٹ ٹیررازم ٹاسک فورس کے ممبران، یا ایف بی آئی کے محکمہ برائے ہوم لینڈ سیکیورٹی (جس میں امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمینٹشن اور بارڈر گشت شامل ہیں)، منشیات انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن، نیول کریمنل انویسٹی گیٹو سروس، یا دیگر ایجنسیاں۔

کیا مجھے قانون نافذ کرنے والے افسران کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دینے ہیں؟

نہیں، آپ کو خاموش رہنے کا آئینی حق ہے۔ عام طور پر، آپ کو قانون نافذ کرنے والے افسران (یا کسی اور) سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر آپ افسر سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے ہیں تو بھی، آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے، یا آپ جیل میں ہیں۔ کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرنے پر آپ کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ سوالات کے جوابات دینے سے پہلے کسی وکیل سے بات کرنا اچھا خیال ہے۔ عام طور پر، صرف ایک جج آپ کو سوالوں کے جوابات دینے کا حکم دے سکتا ہے۔

کیا عام اصول میں کوئی استثنیٰ ہے کہ مجھے سوالوں کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے؟

ہاں، دو محدود استثنات ہیں۔ پہلے، کچھ ریاستوں میں، آپ کو قانون نافذ کرنے والے افسران کو اپنا نام فراہم کرنا ہوگا اگر آپ کو روکا جاتا ہے اور اپنی شناخت کے لئے کہا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنا نام بتائیں تو بھی، آپ کو دوسرے سوالات کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا، اگر آپ گاڑی چلا رہے ہو اور آپ کو ٹریفک کی خلاف ورزی کا نشانہ بنایا گیا ہو تو، افسر آپ سے اپنا لائسنس، گاڑی کی رجسٹریشن اور انشورنس کا ثبوت دکھائے گا (لیکن آپ کو سوالوں کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے)۔

کیا میں سوالوں کے جواب دینے سے پہلے کسی وکیل سے بات کر سکتا ہوں؟

جی ہاں. سوالات کا جواب دینے سے پہلے آپ کو کسی وکیل سے بات کرنے کا آئینی حق حاصل ہے، چاہے پولیس آپ کو اس حق کے بارے میں بتائے۔ وکیل کا کام آپ کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ ایک بار جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کسی وکیل سے بات کرنا چاہتے ہیں تو

،افسران آپ سے سوالات پوچھنا چھوڑ دیں۔ اگر وہ سوالات کرتے رہتے ہیں تو پھر بھی آپ کو خاموش رہنے کا حق ہے۔ اگر آپ کے پاس وکیل نہیں ہے تو، آپ پھر بھی اس افسر سے کہہ سکتے ہیں جس کے جوابات دینے سے پہلے آپ کسی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی وکیل ہے تو، اس کا بزنس کارڈ اپنے پاس رکھیں۔ اسے افسر کو دکھائیں، اور اپنے وکیل کو فون کرنے کو کہیں۔ کسی قانون نافذ کرنے والے افسر کا نام، ایجنسی اور ٹیلیفون نمبر حاصل کرنا یاد رکھیں جو آپ کو روکتا ہے یا آپ سے ملتا ہے، اور یہ معلومات اپنے وکیل کو دیں۔

اگر میں قانون نافذ کرنے والے افسران سے ویسے بھی بات کروں تو کیا ہوگا؟

جو بھی آپ قانون نافذ کرنے والے افسر سے کہتے ہیں وہ آپ اور دوسروں کے خلاف استعمال ہوسکتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کسی سرکاری عہدیدار سے جھوٹ بولنا ایک جرم ہے لیکن جب تک آپ کسی وکیل سے مشورہ نہیں کرتے خاموش رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ نے پہلے ہی کچھ سوالات کے جوابات دیدی ہیں، تب تک آپ دوسرے سوالات کے جواب دینے سے انکار کرسکتے ہیں جب تک کہ آپ کے پاس کوئی وکیل نہ ہو۔

اگر میں ان کے سوالوں کے جواب نہیں دیتا ہوں تو قانون نافذ کرنے والے افسران مجھے جیوری کے سب میرین کی دھمکیاں دیتے ہیں۔

آپ کو عدالت میں جانے اور اپنے پاس موجود معلومات کے بارے میں گواہی دینے کے لئے ایک گرینڈ جیوری سبوپینا کا تحریری حکم ہے۔ اگر قانون نافذ کرنے والے اہلکار کو ذلت نامہ لینے کی دھمکی دی جاتی ہے تو، آپ کو ابھی بھی وہاں کے افسر کے سوالات کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے، اور آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ آپ کے خلاف استعمال ہوسکتا ہے۔ افسر ذیلی تقویت پانے میں کامیاب ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ کو کوئی سبوپینا موصول ہوتا ہے یا کوئی افسر آپ کے لئے ایک رقم لینے کی دھمکی دیتا ہے تو آپ کو فورا. وکیل کو فون کرنا چاہئے۔ اگر آپ کو سب کا معاوضہ دیا جاتا ہے تو، آپ کو عدالت میں کب اور کہاں رپورٹ دینا ہے اس کے بارے میں سب ذوق کی ہدایت پر عمل کرنا چاہئے، لیکن آپ پھر بھی اپنے حق میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی ایسی بات کو نہ کہیں جو کسی فوجداری مقدمے میں آپ کے خلاف استعمال ہوسکے۔

اگر مجھے "انسداد دہشت گردی انٹرویو" کے لئے افسران سے ملنے کے لئے کہا جائے تو کیا ہوگا؟

آپ کو یہ کہنا حق ہے کہ آپ انٹرویو نہیں لینا چاہتے، وکیل کے پاس حاضر ہونا، انٹرویو کے لئے وقت اور مقام طے کرنا، پہلے سے پوچھے جانے والے سوالات کا پتہ لگانا، اور صرف ان سوالوں کے جوابات دینا جو آپ کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ جواب دینا۔ اگر آپ کو کسی وجہ سے

تحویل میں لیا گیا ہے تو آپ کو خاموش رہنے کا حق ہے۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے،فرض کریں کہ آپ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ریکارڈ سے باہر نہیں ہے۔اور یاد رکھیں کہ کسی افسر سے جان بوجھ کر جھوٹ بولنا مجرم جرم ہے۔

....

....